جنسی اور سیکسی خیالات کا حکم

حكم التخيلات الجنسية

[أردو - اردو - urdu]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

جنسی اور سیکسی خیالات کا حکم

ہماری شادی کو ساڑھے تین برس ہوئے ہیں، میرا خاوند دین پر عمل کرنے والا اور بہت اچھا ہے، الحمد للہ ہم اکھٹے حسب استطاعت اللہ کی عبادت بھی کرتے ہیں، شادی کی ابتداء سے میرے ساتھ یہ مشکل درپیش ہے کہ اس کے لیے دوران جماع کوئی نہ کوئی جنسی قصہ بیان کرنا ضروری تھا اور میں اس قصہ کے خیالات میں کھو جاتی؛ کیونکہ میں اس کے بغیر اپنی خواہش پوری نہیں کر سکتی تھی.
میرے لیے ان خیالات میں کھونا ضروری ہوتا تا کہ میں مکمل لطف اٹھا سکوں اور اپنی حاجت پوری کروں، یہ مشکل اب تك موجود ہے، اور ہر جماع کے بعد اپنے ضمیر کی ملامت محسوس کرتی ہوں، میں اس کے ساتھ بھی ہوتی ہوں تو یہ خیالات میرا پیچھا کرتے رہتے ہیں.
یہ خیالات بالکل کسی اور شخص کے متعلق نہیں ہوتے صرف وہ لوگ جنہیں میں جانتی بھی نہیں، میں نے اسے اپنی اس مشکل کے بارہ میں بتایا تو وہ کوئی ناراض نہیں ہوا، لیکن میں ایك قسم کی خیانت کا شعور محسوس کرتی ہوں برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں، اور شرعی طور پر اس کا حکم کیا ہے ؟

الحمد للہ
اول:

جنسی اور سیکسی خیالات انسان کے ذہن میں آنے والے ان خیالات کا حصہ اور جزء ہوتے ہیں جو اس کے ذہن میں ان واقعات اور تصاویر کو دیکھ کر محفوظ ہو چکے ہوتے ہیں جس ماحول میں وہ انسان رہتا ہے، اور وہ مناظر جو اس نے دیکھے ہوتے ہیں اپنے ذہن میں محفوظ کر لیتے ہیں تو بعد میں یہ خیالات بن کر اس کے ذہن میں آتے رہتے ہیں.

اس قسم کی خیالات اکثر لوگوں کو اور خاص کر نوجوانوں کو آتے ہیں، لیکن یہ تاثیر اور نوع وغیرہ میں ایك انسان سے دوسرے انسان میں مختلف ہوتے ہیں.

شریعت اسلامیہ ایك فطرتی شریعت ہے، جو فطرت سلیم كے ساتھ موافق اور قابل ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے اس قابل بنایا ہے كہ وہ بشری طبیعت كی تبدیلی كے مطابق ہے اور یہ ممكنہ حدود سے تجاوز نہیں كرتی، اور نہ ہی اس كا مكلف بناتی ہے جس كی انسان میں استطاعت و طاقت نہ ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

{ اللہ سبحانہ و تعالی كسی بھی جان كو اس كی استطاعت سے زیادہ مكلف نہیں كرتا }البقرۃ (٢٨٦).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے وہ معاف كر دیا ہے كہ جو وہ اپنے دل میں باتیں كرتے ہیں، جب تك وہ اسے زبان پر نہ لائیں یا اس پر عمل نہ كریں انہیں معاف ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٢٥٢٨) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٢٧).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث كی شرح كرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" دل میں بات كرنا اور خیالات آنا جب تك وہ مستقر نہ ہو اور ان خیالات كا مالك اس پر چل نہ پڑے علماء كرام كے اتفاق پر اسے یہ معاف ہے؛ كیونكہ اس كے ذہن اور دل میں آنے پر اسے كوئی اختیار نہیں، اور وہ اس سے چھٹكارا حاصل نہیں كر سكتا.

دیكھیں: الاذكار (٣٤٥).

یہ ذہن میں آنے والے خیالات بھی دل میں بات کرنے کے دائرہ میں آتے ہیں جو مندرجہ بالا حدیث کی نص سے معاف کردہ ہیں، اس لیے جس کے ذہن میں بھی حرام خیالات کا تصور آیا اور وہ خود ہی آئے ہوں اس نے طلب نہ کیے، اور نہ ہی اس کے اسباب پیدا کیے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بلکہ اسے حسب استطاعت ان غلط خیالات کو روکنا چاہیے.

دوم:

لیکن اگر کوئی شخص حرام خیالات کو تکلف کے ساتھ لائے اور انہیں اپنے ذہن میں خود پیدا کرے تو اس حالت کی کیفیت کے حکم کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا یہ معافی کے دائرہ میں داخل ہوتے ہیں یا کہ یہ ارادہ و ہم کے دائرہ میں جس پر مؤاخذہ ہوگا ؟

فقہاء کرام نے اس مسئلہ میں درج ذیل تصور پیش کیا ہے:

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ اس طرح وطئ کی کہ اس کی سوچ میں کسی اجنبی عورت کے محاسن اور خیالات تھے حتی کہ وہ یہ سمجھے کہ وہ اسی اجنبی عورت سے ہی وطئ کر رہا ہے تو کیا ایسی سوچ اور خیالات لانا حرام ہو گا یا نہیں ؟

اس میں فقہاء کرام کے مختلف اقوال ہیں:

پہلا قول:

یہ حرام ہے، اور جو شخص ارادتاً ذہن میں حرام تصور لاتا ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ وطئ کرتے ہوئے یہ حرام تصور ذہن میں لائے وہ گنہگار ہوگا.

ابن عابدین حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہمارے مذہب كے اصول و قوعد كے قريب تر تو يہى ہے كہ ايسا كرنا حلال نہيں، كيونكہ اس اجنى عورت كے ساتھ وطئ كا تصور كرنے ميں اس كى ہيئت پر اس معصيت و نافرمانى كو براہ راست كرنے كا تصور ہوتا ہے .

ديكھيں: حاشية رد المختار (٦ / ٢٧٢).

اور امام محمد العبدرى جو ابن حاج المالكى رحمہ اللہ كے نام سے معروف ہيں كا كہنا ہے:

" اس پر متعين ہے كہ بالفعل وہ نفس ميں اس سے اور دوسرے ميں قول ميں اس قبيح خصلت اور عادت سے بچ كر رہے جو بہت عام ہو چكى ہے كہ جب مرد كسى اجنبى عورت كو ديكھتا ہے اور وہ اسے اچھى لگتى ہے تو وہ اپنى بيوى كے پاس آ كر اس سے وطئ كرتے ہوئے اپنى آنكھوں ميں اسى اجنبى عورت كو ركھتا ہے جسے ديكھا تھا.

يہ زنا كى ايك قسم شمار ہوتى ہے؛ كيونكہ ہمارے علماء كرام كا كہنا ہے: اگر كوئى شخص جس گلاس ميں پانى پيتا ہے وہ لے كر يہ تصور كرے وہ شراب پى رہا ہے تو وہ پانى اس پر حرام ہو جائيگا.

اور جو كچھ بيان ہوا ہے وہ صرف مرد كے ساتھ خاص نہيں، بلكہ عورت بھى اس ميں داخل ہوگى، بلكہ عورت تو زيادہ شديد ہوگى؛ كيونكہ اس دور ميں غالبا باہر نكلنا اور كھڑكى سے ديكھنا پايا جاتا ہے، اس ليے جب كسى عورت نے كسى ايسے شخص كو ديكھا جو اسے اچھا لگے اور پسند آ جائے اور اس كے خيالات اس مرد كے ساتھ اٹك جائيں، اور جب وہ عورت اپنے خاوند كے ساتھ اكٹھى ہو تو اس نے جو اس نے ديكھا تھا اس تصور كو اپنے سامنے لائے تو ان دونوں ميں سے ہر ايك زانى كے معنى ميں ہوگا. اللہ تعالى اس سے محفوظ ركھے.

اور اسے اس سے اجتناب پر ہی مقتصر نہیں کیا جائیگا بلکہ اس پر اس کے گھر والوں وغیرہ کو بھی متنبہ کیا جائیگا اور انہیں بتایا جائیگا کہ یہ حرام ہے اور جائز نہیں "

دیکھیں: المدخل (٢ / ١٩٤ - ١٩٥).

اور ابن مفلح حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابن عقیل نے " الرعایۃ الکبری " میں بالجزم یہ ذکر کیا ہے کہ:

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے جماع کے وقت کسی اجنبی عورت جو اس پر حرام ہے کی صورت ذہن میں لائی تو وہ گنہگار ہوگا.... لیکن سوچ اور فکر میں غالبا کوئی گناہ نہیں "

دیکھیں: الآداب الشرعیۃ (١ / ٩٨).

اس قول کی دلیل یہ ہے کہ: اہل علم میں سے ایك گروہ اسے راجح کہتا ہے کہ دل میں جو خیالات آتے اور پائے جاتے ہیں جب وہ عزم اور ارادہ بن جائیں تو پھر یہ تکلیف کے دائرہ میں داخل ہو جاتے ہیں.

اور وہ حرام تخیلات و سوچیں جسے ذہن ارادہ کے ساتھ کھینچ لائے تو وہ معافی کے دائرہ سے نقل جاتے ہیں؛ کیونکہ وہ ایك ارادہ و عزم بن جاتا ہے جس پر آدمی کا مؤخذہ ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دل میں جو باتیں آتی ہیں ان کی معافی کا سبب جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اس سے اجتناب کرنا ممکن نہیں، بلکہ اس پر استمرار سے اجتناب ممکن ہے، اس لیے اس پر استمرار اور دل کا اس پر عزم کر لینا حرام ہے.

دیکھیں: الاذکار (٣٤٥).

دوسرا قول:

یہ جائز ہے، اور ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، یہ متاخرین شافعی حضرات جن میں امام سبکی اور امام سیوطی شامل ہیں کا قول ہے، ان کا کہنا ہے کہ:

اس لیے کہ تخیلات میں معصیت کا اراد و عزم نہیں ہوتا کیونکہ ہو سکتا ہے اس کے ذہن میں تو یہ ہو کہ وہ اس اجنبی عورت سے مباشرت کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود اس کے دل میں اس فعل کا عزم اور اس کے لیے کوشش نہیں ہوتی، بلکہ اگر وہ اس کے سامنے آ جائے تو وہ اسے رد کر دے گا.

اور شافعی حضرات کی کتاب " المنہاج کی شرح تحفۃ المحتاج " میں درج ہے:

" .. اس لیے کہ اس سوچ کے وقت اس کے ذہن میں زنا یا اس کے اسباب کی سوچ اور فکر نہیں ہوتی، چہ جائیکہ اس کا عزم ذہن میں لائے، بلکہ اس کے ذہن میں جو کچھ آیا ہے وہ ایك قبیح چیز کا اچھی صورت میں تصور ہے " انتہی

دیکھیں: تحفۃ المحتاج شرح المنہاج (٧ / ٢٠٥ - ٢٠٦) اور الفتاوی الفقہیۃ الکبری (٤ / ٨٧) کا بھی مطالعہ کریں.

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اگر حرمت نقل نہ کی جائے تو درج اسباب کی بنا پر ان خیالات کی کراہت کا قول راجح معلوم ہوتا ہے:

- ماہر نفسیات ان جنسی اور سیکسی خیالات کو نفسیاتی اضطراب شمار کرتے ہیں جبکہ انسان کی عقل پر یہ حاوی ہو جائیؤں کہ وہ ان خیالات کی راہ کے بغیر وہ لذت مفقود پائے، اور بعض اوقات یہ سیدھے جنسی خیالات کا باعث بھی بن جاتے ہیں.

- شریعت اسلامیہ نے سد الذریعہ یعنی غلط کام کی طرف لے جانے والے اسباب کو بھی ختم کرنے کا اصول دیا ہے اور ہر وہ دروازہ بند کیا ہے جو شر و برائی کی طرف لے جائے، جنسی خیالات کا آنا حرام کام میں پڑنے میں متوقع ہے، کیونکہ جو کوئی کسی چیز کا تصور زیادہ لائے اور اس کی تمنا وخواہش کرے تو اس کا دل اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور اسے کثرت سے کرتا ہے.

اس طرح وہ حرام تصاویر دیکھنا شروع کریگا، اور اس کی آنکھیں حرام کو دیکھنے کی عادی بن جائیں گی، اور ان خیالات کے ساتھ مربوط خواہش سے دل بھرنے اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کریگا.

- اکثر طور پر اس طرح کے خیالات ذہن میں حرام اسباب کے ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں، اور اس کا باعث اور سبب گندی اور مخرب الاخلاق فلمیں اور ٹی وی چینل اور ویڈیوز وغیرہ دیکھنا ہے، اور خاص کر کفار کے ممالك میں جہاں شرم و حیاء نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی.

اور شرم و حیاء ختم ہو کر جنسی مناظر کو دیکھنا ایك عادت سی بن کر اس سے انسیت ہو جاتی ہے.

- آخر میں یہ ہے کہ: ان خیالات کا کثرت سے آنا خاوند اور بیوی کا ایك دوسرے سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا باعث بن سکتا ہے، کہ وہ ایك دوسرے کو چاہیں گے ہی نہیں، اس طرح بیوی خاوند کی نظر میں نہیں رہتی، اور اسی طرح خاوند بھی بیوی کی نظر میں نہیں رہتا، اس طرح ازدواجی مشکلات کا آغاز ہوتا ہے.

اس لیے ہم ہر اس شخص کو جو اس بیماری میں مبتلا ہے یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس طرح کے خیالات سے باز آ جائے اور ان خیالات کو ختم کرنے کے لیے درج ذیل وسائل بروئے کار لائے جا سکتے ہیں:

ـ ایسی فلموں اور ڈراموں اور ٹی وی چینلوں سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی جائے جو جنسی خیالات کو ابھارتے ہیں اور اسی طرح ایسے قصے اور کہانیاں بھی نہ پڑھی جائیں جن سے یہ خیالات پیدا ہوں، ہماری اسی ویب سائٹ پر جنسی اور سیکسی قصوں اور کہانیاں پڑھنے کی حرمت بیان کی گئی ہے اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (٣٤٤٨٩) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

امام غزالی رحمہ اللہ نے " احیاء علوم الدین " میں کہا ہے کہ:

" ان خیالات کو ختم اور دور کرنے کے لیے اس کا مواد ختم کرنا ہوگا، یعنی ان اسباب کو بالکل ختم کر دیا جائے جو ان خیالات کو لانے کا باعث بنتے ہیں، اور جب اس مواد کو ختم نہیں کیا جائیگا تو یہ خیالا ت ختم نہیں ہونگے " انتہی

دیکھیں: احیاء علوم الدین (١ / ٢٦٢).

ـ شرعی دعاؤں اور اذکار کی پابندی کرنا، اور خاص کر ہم بستری کرنے سے قبل والی دعا جو حدیث میں کچھ اس طرح وارد ہے:

" اَللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ ، وَجَنِّبِ الشَّيطَانَ مَا رَزَقْتَنَا " اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ، اور جو ہمیں اولاد عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ.

صحیح بخاری حدیث نمبر (١٤١) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٤٣٤).

ـ غائب لذت کو چھوڑ کر موجود لذت میں مشغول ہونا کیونکہ خاوند اور بیوی دونوں میں ہی ایك دوسرے کے لیے وہ کچھ پایا جاتا ہے جو اسے حرام کی طرف دیکھنے اور جھانکنے سے غنی کر دیتا ہے، اس لیے اگر خاوند اور بیوی دونوں ہی ایك دوسرے کے حسن و جمال میں مشغول ہوں اور وہ اس میں ہی غرق رہیں تو پھر خیالات کسی اور طرف جاتے ہی نہیں.

- آپ ذرا یہ تصور کریں کہ جس طرح آپ کے خیالات دوسری طرف پھر رہے ہیں اسی طرح آپ کے خاوند کے خیالات کسی اور طرف ہوں تو کیا آپ اس سے راضی ہونگی؟

اب آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ آپ اس پر راضی نہیں ہو سکتي کہ آپ کے خاوند کے آپ کے علاوہ کسی اور کے ساتھ خیالات ہوں ؟

تو پھر آپ کس طرح راضی ہیں کہ آپ کا خاوند اس طرح کا شعور اور احساس پائے، اس لیے آپ اس سوچ کو سامنے لاتے ہوئے اس طرح کے خیالات سے چھٹکارا پا سکتی ہیں.

- آپ نفسیاتی ماہرین سے اس سلسلہ میں مشورہ کریں اس لیے کسی نفسیات یا پھر خاندانی مسائل کے ماہر سے ملنے اور مشورہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، آپ اس سے اپنی حالت کے بارہ میں نصیحت طلب کریں، ان شاء اللہ آپ کو اس کے پاس اپنے اس مشکل کا حل مل جائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ اور آپ کے خاوند کو توفیق و سعادت نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .